سوال

(30)لفظ عشق کا استعمال

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا سوال یہ ہے کہ عشق کا لفظ اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں، قرآن وحدیث سے واضح کریں اور ساتھ ہی عشق لفظ کی لفظی تشریح مستند کتب سے درج کریں۔ (محمد شاررخ، میانوالی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن حکیم اورحدیث رسول میں اللہ کے لئے اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو لفظ کثرت سے آیا ہے وہ محبت ہے جیسے اللہ کا ارشاد ہے :

"اے ایمان والو! جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا (یاد رکھے) عنقریب اللہ ایسی قوم لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہو گا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا :

"اے معاذ یقیناً میں تیرے ساتھ محبت کرتا ہوں"۔ تو معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے "اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں بھی آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں"۔ (مسند احمد5/230، 244رقم 22119، ابوداؤد1022، صحیح ابن خزیمہ751، صحیح ابن حبان2020)

قرآن حکیم میں محبت کے الفاظ والی کئی ایک آیات ہیں اوراسی طرح احادیث صحیحہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنھم ایک دوسرے کے لئے محبت کا لفظ استعمال کرنا چاہیے اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن حکیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بھی صحیح حدیث میں عشق کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔ البتہ ایک مصنوعی، بناوٹی اور جعلی روایت میں لفظ عشق استعمال ہوا ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر کے یوں بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے عشق کیا اور چھپایا اور پاکباز رہا اور مر گیا وہ شہید ہے۔"

یہ روایت تاریخ بغداد5/166، 262، 6/50، 51، 11/298، 13/184تاریخ دمشق، العلل المتناھیہ وغیرھا کتب میں وارد ہوئی ہے۔

علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ میں اسے موضوع (من گھڑت) قرار دیا ہے۔ (رقم 309) معلوم ہوتا ہے کہ جہاد سے باغی اور کسی عشق کے مریض نے یہ روایت بنائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان کارزار میں قتل ہونے والوں کے علاوہ، جل کر، غرق ہوکر، پیٹ کے مرض سے، ذات الجنب والے اور ایسی عورت کو شہید قرار دیا ہے جو نفاس میں بچے کی ولادت پر فوت ہوجائے۔

قتیل عشق کو کہیں بھی شہید قرار نہیں دیا۔ کسی قتیل لیلیٰ کی یہ کاروائی معلوم ہوتی ہے۔ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے زادالمعاد 3/306، 307 میں اس پر بڑی نفیس بحث کی ہے اور فرمایا ہے کہ اس موضوع روایت سے دھوکا مت کھائیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت نہیں ہے اور اس کا آپ کے کلام میں سے ہونا جائز نہیں اس لئے کہ اللہ کے ہاں شہادت ایک بلند درجہ ہے جو صدیقیت کے رتبہ کے ساتھ ملایا گیا ہے اس کے لئے اعمال اور احوال ہیں جو اس کے حصول کی شروط ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک عام اور دوسری خاص اور خاص تو شہادت فی سبیل اللہ ہے اور عام شہادتیں پانچ ہیں جو صحیح حدیث میں بیان ہوئی ہیں اور عشق ان میں سے ایک بھی نہیں ہے اور عشق ان میں سے کیسے ہو سکتا ہے یہ تو محبت میں اللہ کے ساتھ شرک ہے یہ دل اور روح پر کنٹرول کرتا ہے اور غیر کے لئے محبت پیدا کرتا ہے اس کے ذریعے شہادت کیسے پائی جا سکتی ہے۔ یہ محال ہے، عشق کا فساد ہر فساد سے بڑھ کر ہے بلکہ یہ روح کی خمر (شراب) ہے جو اس کو مست کر دیتی ہے اور اللہ کے ذکر اور اس کی محبت اور اس کی مناجات سے لذت اور انس حاصل کرنے میں رکاوٹ بنتی ہے اور دل کی عبودیت کو غیر اللہ کے لئے واجب کر دیتی ہے۔ عاشق کا دل معشوق کی عبادت کرتا ہے۔ بتاؤ جو کسی دوسرے آدمی کی عورت کے ساتھ عشق کرتا ہے یا امردلڑکوں اور زانیہ وبدکار عورت سے عشق کرتا ہے وہ اس عشق کی وجہ سے شہادت کا درجہ پالے گا۔ یہ تو صریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے خلاف ہے اور پھر عشق تو ان بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے جن کے لئے اللہ نے شرعی اور قدرتی علاج مقرر کیا ہے جبکہ جو شہادت حدیث میں بیان کی گئی ہے اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ الغرض لفظ عشق قرآن وحدیث میں کہیں وارد نہیں ہوا اور عشق ایک بیماری ہے جس کا علاج کیا جانا چاہیے اور پھر یہ ہمارے عرف میں اچھے اور برے دونوں معنوں میں مستعمل ہے اس لئے ایسے لفظ کا استعمال اللہ اور اس کے رسول کے لئے نہیں کرنا چاہیے کوئی شخص بھی یہ لفظ اپنی ماں، بہن اور بیٹی کے لئے استعمال کرنا پسند نہیں کرتا تو پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیسے پسند کرلیتا ہے۔ عشق کے معنی کے لئے مجلہ الدعوۃ کے دعوت واصلاح والے کالم میں تفصیل طبع ہو چکی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب العقائد والتاریخ، صفحہ: 62

محدث فتویٰ